سوال

تا ہے !

جواب

لحمد للہ.

ر سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں مردوں یعنی خاوند کو حکم دیا ہے کہ وہ عورتوں کو ان کا مہر ادا کریں چنانچہ فرمان باری تعالی ہے :

اور عورتوں کو ان کے مہر راضی وخوشی دے دو، ہاں اگر وہ خود اپنی مرضی وخوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ النساء (4).

ری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ سبحانہ وتعالی اس کو ذکر کرنے سے یہ مراد لیا ہے کہ تم عورتوں کو ان کے مہر ادا کرو جو کہ واجب کردہ عطیہ ہے اور فرض ولازم ہے "

ران کا یہ بھی کہنا ہے :

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

عورتوں کو ان کے مہر راضی وخوشی دے دو.

رض ہے.

ر ابن جریج سے مروی ہے :

عورتوں کو ان کے مہر راضی وخوشی دے دو.

ر کردہ فرض ہے.

ر ابن زید کہتے ہیں :

عورتوں کو ان کے مہر راضی وخوشی دے دو.

ب کی کلام میں النحلۃ واجب کے معنی میں آتا ہے " انتہی

ں (241/4).

ں نے تو مرد پر واجب کیا ہے کہ وہ عورت کو مہر دے، نہ کے اس کے بر عکس، قرآن اور سنت نبویہ کی نصوص تو اسی پر دلالت کرتی ہیں، ان میں بخاری شریف کی درج ذیل حدیث بھی شامل ہے :

ں سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا نفس آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا اور اس میں نظر دوڑائی اور اوپر سے لیکر نیچے تک دیکھا اور پ

اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت میں کوئی حاجت نہیں تو آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا :

ے پاس کچھ ہے ؟ تو اس نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچھ نہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

ر جا کر دیکھو کیا تمہیں کچھ ملتا ہے ؟ تو وہ شخص گیا اور واپس آکر کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم مجھے کچھ نہیں ملا پھر وہ واپس بیٹھ گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ جا کر دیکھو چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی ہو، تو وہ شخص گیا اور واپس آکر کہنے لگا :

ر علیہ وسلم اللہ کی قسم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، لیکن یہ میری چادر ہے میں اسے آدھی چادر دیتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ تیری اس چادر کا کیا کریگی، اگر اسے تو زیب تن کریگا تو اس پر کچھ نہیں ہوگا، چنانچہ وہ شخص بیٹھ گیا، اور جب مجلس لمبی ہوگئی اور وہ بہت طویل عرصہ تک بیٹھا

رۃ یاد ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تم یہ زبانی پڑھ سکتے ہو؟ تو اس نے عرض کیا جی ہاں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا : جاؤ تیرے پاس جو قرآن مجید ہے اس عورت کو یاد کرانے کے بدلے اس عورت کا مالک بنا دیا"

بر (4741) صحیح مسلم حدیث نمبر (1425).

ن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ں حدیث میں ہے کہ : نکاح میں مہر کا ہونا ضروری ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کیا تمہارے پاس اسے مہر دینے کے لیے کچھ ہے "

اور علماء کا اجماع ہے کہ بغیر مہر ذکر کیے کسی کے لیے کسی عورت سے وطئ کرنا جائز نہیں "

ں میں یہ بھی ہے کہ : بہتر یہی ہے کہ مہر ذکر کیا جائے، اور اگر وہ بغیر مہر کے نکاح کرتا ہے تو عقد نکاح صحیح ہوگا لیکن دخول ہونے پر اس عورت کے لیے مہر مثل واجب ہوگا (یعنی اس جیسی عورتوں جتنا مہر دینا ہوگا) " انتہی

ں (211/9).

ن مجیداور سنت نبویہ اوراہل علم کا اجماع اس پر دلالت کرتا ہے کہ خاونداپنی بیوی کو مہر ادا کرے نہ کہ بیوی خاوند مہر دے ، اور فطرت سلیمہ اور بشری طبیعت کے ساتھ بھی یہی موافق ہے کہ مرد اپنی بیوی کو مہر ادا کرے .

ہ پھر خاوند عورت پر نگران اور حاکم کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ عورت نے اس خاوند کو مہر ادا کیا ہے ؟!

.پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے تو خاوند کا اپنے مال میں سے بیوی پر خرچ کرنا اوراس کے اخراجات برداشت کرنے کو عورت پر مرد کی نگرانی اور حکمرانی کا سبب بیان کیا ہے .

ہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور مرد عورتوں پر حکمران و نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ، اوراس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے مال میں سے (ان عورتوں پر) خرچ کیا ہے النساء (34).

ند کی جانب سے یہ اخراجات اور خرچ برداشت کرنے کے بعد بیوی یہ بہت زیادہ محسوس کرتی ہے کہ خاوند نے بہت زیادہ خرچ کو برداشت کیا ہے تو اس طرح وہ اپنا سارا یا اس میں کچھ حصہ اپنی مرضی سے راضی وخوشی خود ہی چھوڑ دیتی ہے ، اس لیے خاوند کے لیے یہ لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی

اور عورتوں کو ان کے مہر راضی وخوشی دے دو، ہاں اگر وہ خود اپنی مرضی وخوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ النساء (4).

کے ہاں وہ مال جو عورت شادی کرنے کے لیے بطور مہر اپنے خاوند کو دیتی ہے یہ دین کے بھی مخالف ہے اور فطرت سلیمہ کے بھی، اور عقل اور بشری طبیعت کے بھی منافی ومخالف ہے ، یہ تو اس صورت میں ہے جب یہ قلیل سی مقدار میں ہو، لیکن اگر یہ زیادہ مقدار میں ہو جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے تو پھر کیا

تو آپ کے علاقے میں علماء کرام اور میڈیا کو چاہیے کہ وہ اس رکاوٹ اور خرابی کی وضاحت کریں اور پھر اس کا علاج بھی سامنے رکھیں ، اوراس کو کسی ایسی چیز سے تبدیل کریں جو شریعت مطہرہ کے موافق ہے ، اور فطرت سلیمہ کے بھی موافق ہے جس پر لوگ پیدا ہوئے ہیں .

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

45527